حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

(وہ) حُسن واحسان میں تیرا نظیر ہو گا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکھف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

نظیر حسن و احسانِ مسیحائے زماں بن کر
مسیحائے زماں کا وہ حسیں لختِ جگر آیا
وہی عشق و جنوں لے کر وہی جذبِ دروں لیکر
وہی دَورِ مسیحائی باندازِ دگر آیا
شکوہ و عظمت و دولت نچھاور اس کے قدموں پر
مثیلِ مہدی و فخرِ رُسل فضلِ عمر آیا

سامعین! پیشگوئی مصلح موعود کی ایک علامت یعنی حضرت مصلح موعود کا حسن واحسان میں حضرت مسیح موعودؑ کی نظیر ہونے پر مجھے اظہار خیال کرنا ہے۔

سامعین! پیشگوئی مصلح موعود میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ وہ اوصاف اور خوبیوں میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا مثیل ہو گا اور اس کے ظہور سے حضرت اقدس مسیح موعود کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ یہ علامت بھی آپ کے اندر کمال طور پر پوری ہوئی اور وہ بزرگ جنہوں نے عظیم باپ اور عظیم بیٹے دونوں کا زمانہ پایا تھا انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ چنانچہ اس موقع پر حضرت مولوی شیر علی جنہوں نے دونوں دور دیکھے تھے اپنی ایک گواہی اس طرح پر دی جس کا تعلق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سیدنا محمود کی پبلک تقریر سے ہے۔

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں:

”ایک اور واقعہ جس کا میں اس مضمون میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضورؓ کی پہلی تقریر ہے جو حضورؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد پہلے سالانہ جلسہ کے موقع پر کی۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح (الاولؓ) حضورؓ کے دائیں طرف سٹیج پر رونق افروز تھے۔ سٹیج کا رخ جانب شمال تھا۔ اس تقریر کے متعلق دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:

اول۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرزِ تقریر حضرت مسیح موعودؑ کی آواز اور طرزِ تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی جو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے یاد تازہ ہو گئی اور سامعین میں سے بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی اس آواز کی وجہ سے جو ان کے پسر موعود کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہے تھے جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی ہے۔ آنسو جاری ہو گئے اور ان آنسو بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔

اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اُترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کی روح آپؓ پر اتر رہی تھی اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہو گا۔“

(الفضل 5 نومبر 1938ء صفحہ 6)

سامعین! اسی طرح ایک بزرگ مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی، حضرت مصلح موعودؓ کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ

”مَیں اپنا ایک خواب بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ یہ رؤیا مَیں نے تیس یا چوبیس سال پہلے دیکھا تھا۔ ایک دفعہ پہلے بھی حضور پُر نور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔ اب حضور اقدس کے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے پر مجھے اس بات پر یقین ہو گیا کہ یہ رؤیا اس پیشگوئی کے متعلق ہے۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ عید کا جلسہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نہایت ہی بلند مقام پر کھڑے ہو کر سبز چوغہ زیب تن کئے خطبہ فرما رہے ہیں۔ خطبہ ختم ہونے پر جب مصافحہ کے لئے بڑھا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بلکہ حضور انور ہیں۔“ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہیں)۔ یہ

خواب مَیں نے اپنے مکرم کپتان ڈاکٹر بدرالدین صاحب اور اپنے بھائی جناب مولوی ظلّ الرحمن صاحب مبلغ بنگال کی خدمت میں بیان کیا۔ مولوی ظلّ الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ تم کو حضرت امیر المومنین کے متعلق پیشگوئی کہ "حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا" دکھائی گئی۔"

(الفضل قادیان جلد32 نمبر199 مورخہ 25اگست 1944ء صفحہ 2)

مکرم حمید احمد کیمپ کنگائی اپر برما کی ایک طویل رؤیا الفضل قادیان دارالامان مورخہ 8 فروری 1938ء صفحہ 9-10 میں شائع ہوئی ہے جو آپ نے یکم دسمبر 1937ء کو دیکھا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی طرف آتے دیکھا۔ میں بھاگا اور السلام علیکم عرض کرکے حضور کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر باتیں کرتا ہوا حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ چلا۔ باتیں کرتے کرتے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور! مَیں نے کل خواب میں حضرت صاحب کو دیکھا تھا (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کو) اس کی تعبیر کیا ہے؟۔ فرمایا ہم آپ کے ساتھ چل رہے ہیں ....جہاں میں نے عرض کیا ہے کہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکٹھے قادیان کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت میں بار بار حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا۔ کبھی وہ چہرہ مسیح موعود کا ہو تا تھا اور کبھی امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کا۔

اس خواب کے درج کرنے کے بعد مکرم حمید صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس خواب سے پہلے بھی گو میں یقین رکھتا تھا کہ حضرت امیر المومنین (رضی اللہ عنہ) حُسن اور احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہیں مگر اس خواب سے میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی۔ مَیں تمام لوگوں تک اس خواب کو پہنچا کر بتانا چاہتا ہوں کہ کہ حضور دراصل حسن اور احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر ہیں اور آپ کی مخالفت حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت ہے۔

وہ مبارک رویا جو حضرت مصلح موعودؓ نے جنوری 1944ء کی ایک رات لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی واقع ٹمپل روڈ میں دیکھی تھی اس میں آپ کی زبان پر جو کلمات منجانب اللہ جاری ہوئے وہ یہ تھے۔ اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَ خَلِيْفَتُهٗ

یعنی میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ اس رؤیا کی تعبیر بھی رؤیا کے اندر ہی حضورؓ کو بتادی گئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِيْلُهٗ میں اس کا نظیر ہوں وَخَلِيْفَتُهٗ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کردیتے ہیں اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کو وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں مَیں بھی مسیح موعود ہی ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے گا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 498)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپؓ نے فرمایا:

"رؤیا میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَ خَلِيْفَتُهٗ

میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی مسیح موعود کا مثیل اور اس کا خلیفہ اور میں نے بتایا ہے کہ خواب میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں جو آپؑ نے ایک موعود کے متعلق فرمائی تھی اور جس کے متعلق بتایا تھا کہ وہ حسن واحسان میں میرا نظیر ہوگا اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔"

(الموعود صفحہ 196)

سامعین! اب میں آپ کے سامنے معالج حضرت مصلح موعود، حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کا ایک بیان اور آپؓ کے ایک مضمون کا کچھ حصہ اِس مضمون کی مناسبت سے رکھنا چاہتا ہوں۔ آپؓ تحریر کرتے ہیں کہ

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پچاس سال سے زائد عرصہ تک جماعت کو اپنی آغوش شفقت میں لے کر مادرانہ محبت کے ساتھ اس کی روحانی پرورش کی ہے اور اسے حقیقت اسلام اور حقیقت قرآن سے آگاہ کیا ہے۔ حضور کے مناقب کو زیادہ تر جماعت کے علماء کرام بیان کرسکتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم وفضل سے وافر حصہ دیا ہے۔ تاہم یہ ناچیز اور ناکارہ خادم بھی جسے اللہ تعالیٰ نے حضور کی لمبے عرصہ تک خدمت کرنے کی توفیق دی ہے اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتا ہے اس سلسلہ میں مَیں اپنا ایک پرانا مضمون پیش کرتا ہوں... یہ مضمون جماعت کی خاص توجہ کے لائق ہے۔ اس سے جہاں حضورؓ کے خداداد منصب پر ایک بین شہادت ملتی ہے وہاں اس بات کا بھی علم حاصل ہوتا ہے کہ حضورؓ کے طفیل حضورؓ کے سچے اور دیرینہ خادموں پر بھی افضالِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ اس کی ان گنت مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ حضورؓ کی توجہ خدام کو ان کی مشکلات سے نجات دلاتی اور ان کی بڑی روحانی ترقیات کا موجب بنتی تھی۔ حضورؓ کی یہ خواہش تھی کہ احباب جماعت چھوٹی چھوٹی روحانی ترقیوں پر راضی نہ ہوں۔ چنانچہ حضورؓ بعض اوقات اپنے خدام کے بڑے بڑے کارناموں پر بھی مطمئن نہ ہوتے تھے کہ مبادا کہ وہ ان کارناموں پر اِترا جائیں اور آئندہ ان سے زیادہ شاندار کارناموں کے انجام دینے سے رہ جائیں۔

اب میں اپنا ایک مضمون من وعن پیش کرتا ہوں جو میں نے حضورؓ کے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے کے موقع پر لکھا تھا۔

اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَ خَلِیْفَتُہٗ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) نے 28 جنوری 1944ء کے مبارک جمعہ کے خطبہ میں اپنی ایک عظیم الشان رؤیا بیان فرمائی جو یکم فروری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ رؤیا بہت لمبی ہے اس کے دوران میں حضور کی زبان پر عربی میں الہام جاری ہوا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:

”جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپ فرماتے ہیں۔ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں۔ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَ خَلِیْفَتُہٗ اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِیْلُہٗ میں اس کا نظیر ہوں۔ وَ خَلِیْفَتُہٗ اور اس کا خلیفہ ہوں یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔“

عاجز راقم عرض کرتا ہے یہ درست ہے ”حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا“ کا الہام مَثِیْلُہٗ کے معنے بیان کر دیتا ہے۔ لیکن یہ بات تو حضورؓ کے خصائلِ طیبہ اور اعمالِ صالحہ آج سے تیس سال پہلے جب سے حضور تائیداتِ الٰہی سے خلیفہ ہوئے۔ ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ آج نئے سرے سے اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ کے الفاظ حضور کی زبان مبارک پر الہاماً جاری کئے گئے اور یہ رعشہ براندام کیوں ہوا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم و فضل سے کوئی خاص روحانی تغیر حضور کے اندر ہوا ہے۔ اس لئے یہ کیفیت پیدا ہوئی اور شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے خلیفہ برحق ہونے کی صورت میں اعمال حسنہ کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اَلْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ کا خطاب عطا فرمایا اور اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ حضور کے کام وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے وجود کے اندر زندہ ہو کر کام کر رہے ہیں اور مَثِیْلُہٗ کے لفظ نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ خود مسیح موعود علیہ السلام تو دوبارہ آ نہیں سکتے ان کا مثیل یعنی شبیہہ حضور کو قرار دے دیا ہے۔ میرے نزدیک اس کیفیت کو واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل تحریر کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالاتِ اسلام کے 254-255 پر فرماتے ہیں:

”میرے پر کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہہ پایا جو اس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہو سو اس کو خدائے تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہہ عطا کی اور اس میں مسیح کی ہمت اور سیرت اور روحانیت نازل ہوئی اور اس میں اور مسیح میں بشدت اتصال کیا گیا گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے ہیں اور مسیح کی توجہات نے اس کے دل کو اپنی قرار گاہ بنایا اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پورا کرنا چاہا پس ان معنوں سے اس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا اور مسیح کے پُر جوش اِرادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا“

خلیفہ کا لفظ میرے نزدیک یہ بات واضح کرتا ہے کہ حضور والا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین ہیں۔ مَیں نے جو یہ تشریح کی ہے اس کی بنیاد میں ایک شہادت مخفی ہے اور وہ اس طرح پر کہ 1930ء کا واقعہ ہے ماہ رمضان کی بارہویں تاریخ کو میں بعد نماز فجر سویا ہوا تھا مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ اس بات کی منادی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں۔ (یعنی زندہ ہو کر واپس آ رہے ہیں) اس منادی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) اور عاجز راقم استقبال کے لئے مسجد مبارک کے چوک میں پہنچے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بجز ہم دونوں کے اور کوئی موجود نہیں۔ اسی اثناء میں نظر آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شمال سے تشریف لا رہے ہیں اور حضور کے چہرے پر سفید نقاب ہے جب حضور اس مقام پر پہنچے جو حکیم قطب الدین صاحب کے مطب سامنے ہے تو حضورؑ نے چہرہ مبارک پر سے نقاب اٹھا دیا۔ اس وقت حضورؑ کا چہرہ مبارک ایسا منور نظر آیا جس کی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔ تھوڑے سے توقف کے بعد پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) نے حضور سے مصافحہ کیا۔ پھر اس عاجز نے کیا۔ حضور... نے میرے ہاتھ کو کچھ زیادہ دیر تک ہاتھ میں تھامے رکھا۔ اس اثناء میں مجھے کچھ ایسا معلوم ہونے لگا کہ حضور کی شکل حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی سی ہو رہی ہے اور ساتھ ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب لاہور میں تھے وہ تندرست ہو کر آئے ہیں۔ مگر یہ خیال زیادہ غالب نہ ہوا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

یہ عجیب بات ہے کہ اس رؤیا میں بھی کچھ تعلق لاہور کا پایا جاتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کو بھی اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ کا الہام لاہور میں ہوا ہے گویا لاہور سے مسیح موعود آ رہے ہیں۔

اس رؤیا کے وقت میری خوشی کی کچھ انتہا نہ تھی۔ میرا جسم اس وقت خوشی کی وجہ سے چارپائی پر اچھل رہا تھا۔ گویا چارپائی سے گرنے کو تھا۔ اس وقت کی خوشی کا اندازہ بجز اس مثال کے نہیں لگایا جا سکتا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت غم اور اندوہ پہنچا تھا اور جو شدت اس کی تھی اس کے مقابل کی اس وقت وہ خوشی معلوم ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے دن عاجز راقم لاہور میں تھا اور میرا خیال ہے کہ حضور کی وفات کا صدمہ مجھے سخت صدمہ ہوا... میں نے یہ رؤیا دیکھی اور خدا گواہ ہے کہ دیکھی اور قدرت کے ہاتھوں نے مجھ سے اسے لکھوایا اور وہ 11 دسمبر 1940ء کے الفاظ زیر عنوان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کی بیعت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے کس طرح کی، شائع ہو چکی ہے۔) اس بناء پر میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوبارہ آنا برحق۔ حضرت امیر المومنین کا رعشہ براندام ہونا برحق اور حضور کا اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ کہنا برحق۔ کیونکہ زندہ ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 1930ء میں حضور ہی سے تو ملاقی ہوئے تھے۔ یہی وجہ تو ہے کہ پیارے مسیح کا عاشق صادق خطبہ کے دوران میں ہی اٰمنا و صدقنا پکار اٹھا اور ایسا ہونا مقدر تھا۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے خود

پیارے مسیح کو اس بات کی خبر دی۔ چنانچہ حضورؓ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا“ اور فرمایا کہ ”جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں“ اور پھر فرمایا ”اور میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا پس میری دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔“

(فتح اسلام حاشیہ صفحہ 28)

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود لائق صد ستائش ہے کہ وہ پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوبارہ دنیا میں لانے کا موجب بنا اور یہ عاجز اپنے پیارے مولا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے اس ناچیز کو آج سے چودہ سال پہلے حضور کا مسیح موعود ہونا دکھا دیا۔ آج تو کیا۔ اگر آج سے چودہ سال پہلے حضور اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ کہتے تو عاجز اس وقت اس کی تصدیق کے لئے کھڑا ہو جاتا.... میرے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسیح ہونے کا وہی وقت تھا جب کہ 1930ء میں عاجز راقم نے یہ رؤیا صادقہ دیکھی اس وقت حضرت محمود... کی عمر 40 سے کچھ اوپر ہو چکی تھی۔ یعنی روحانی بلوغت کو پہنچ چکی تھی۔

دوسرا ثبوت اس امر کا یہ ہے کہ رؤیائے صادقہ دیکھنے کے کچھ دنوں بعد جب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو سنائی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ڈاکٹر صاحب میرے لئے بھی دعا کرو کہ میں بھی انسانوں میں داخل ہو جاؤں چنانچہ اس کے کچھ دنوں بعد حضرت مرزا صاحب نے بیعت کر لی۔

(الفضل 11 دسمبر 1940ء)

میرے نزدیک یہ ایک واضح ثبوت اس امر کا ہے کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ہو چکے اور اپنے والد کے رنگ میں رنگین ہو چکے تھے تب ہی تو بڑے بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بکنا منظور کر لیا جب کہ ان میں اپنے والد کی شکل نظر آئی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 22 مارچ 1966)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”اپنی ایک رؤیا کا ذکر فرماتے ہوئے کہ کس طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود پر منطبق ہوتی ہے، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ”مَیں ان مشابہتوں کو بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ساتھ میری رؤیا کو ہیں۔ (ایک رؤیا آپ نے دیکھی تھی جیسا کہ مَیں نے کہا۔ فرماتے ہیں کہ) رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا کہ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا میرے لئے اس قدر عجوبہ تھا۔ (ظاہر میں تو یہ حیرت انگیز عجوبہ ہو ہی سکتا ہے لیکن خواب میں ہی میری ایسی کیفیت ہو گئی) کہ قریب تھا اس تہلکہ سے مَیں جاگ اٹھتا کہ میرے منہ سے یہ کیا الفاظ نکل گئے ہیں۔۔ بعد میں بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار مؤرخہ 20/ فروری 1886ء میں بھی آتا ہے۔ گو اُس روز میں یہ اشتہار پڑھ کر آیا تھا لیکن جب مَیں خطبہ پڑھ رہا تھا اس وقت اشتہار کے یہ الفاظ میرے ذہن میں نہ تھے۔ خطبے کے بعد غالباً دوسرے دن مولوی سید سرور شاہ صاحب نے یہ توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار میں بھی لکھا ہے کہ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ اس پیشگوئی میں بھی مسیح کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ دوسرے مَیں نے رؤیا دیکھا کہ میں نے بت تڑوائے ہیں۔ اس کا اشارہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں پایا جاتا ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ روح الحق توحید کی روح کو کہا جاتا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اصل چیز خدا تعالیٰ کا وجود ہی ہے، باقی سب چیزیں اظلال اور سائے ہیں۔ پس روح الحق سے مراد توحید کی روح ہے جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ اس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ تیسرے میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں بھاگ رہا ہوں۔ چنانچہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ رؤیا میں یہی نہیں کہ میں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں کے تلے سمٹتی چلی جاتی ہے۔ پسر موعود کی پیشگوئی میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اسی طرح رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر وہاں بھی میں نے اپنے کام کو ختم نہیں کیا بلکہ میں اور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ جیسے مَیں نے کہا اے عبدالشکور! اب میں آگے جاؤں گا اور جب اس سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ اس عرصے میں تُو نے توحید کو قائم کر دیا ہے، شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل فرمایا اس میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ الفاظ بھی اس کے دُور دُور جانے اور چلتے چلے جانے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ پھر یہ پیشگوئی میں ذکر آتا ہے کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اس کی طرف بھی میری رؤیا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ خواب میں مَیں بڑے زور سے کہہ رہا ہوں کہ مَیں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ پھر لکھا تھا وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ اس کے متعلق بھی رؤیا میں وضاحت پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ رؤیا میں میری زبان پر تصرّف کیا گیا اور میری زبان سے خدا تعالیٰ نے بولنا شروع کر دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے میری زبان سے کلام فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور آپ نے میری زبان سے بولنا شروع کر دیا۔ یہ جلال الٰہی کا ایک عجیب ظہور تھا جس کا پیشگوئی میں بھی ذکر پایا جاتا تھا۔ پس یہ بھی ان دونوں میں ایک مشابہت پائی جاتی ہے۔

پھر لکھا تھا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور یہ الفاظ ہیں پیشگوئی کے اور رؤیا میں بھی یہ دکھایا گیا کہ ایک قوم ہے جس میں مَیں ایک شخص کو لیڈر مقرر کرتا ہوں اور ان الفاظ میں جیسے ایک طاقتور بادشاہ اپنے ماتحت کو کہہ رہا ہو اسے کہتا ہوں کہ اے عبد الشکور! تم میرے سامنے اس بات کے ذمہ دار ہوگے کہ تمہارا ملک قریب ترین عرصے میں توحید پر ایمان لے آئے۔ شرک کو ترک کر دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو اپنے مدنظر رکھے۔ یہ صاحب شکوہ اور عظمت کے ہی کلمات ہو سکتے ہیں جو رؤیا میں میری زبان پر جاری کئے گئے۔

اور یہ جو پیشگوئی میں ذکر آتا ہے کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس پر کلام الٰہی نازل ہوگا اور رؤیا میں اس کا بھی ذکر آتا ہے۔ چنانچہ الٰہی تصرف کے تحت رؤیا میں مَیں سمجھتا ہوں کہ اب مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر میری زبان پر باتیں جاری کی جا رہی ہیں۔ پس اس حصے میں پیشگوئی کے انہی الفاظ کے پورا ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 20/ فروری 2015ء)

ایک اور موقع پر حضور انور ایدہ اللہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں کہا میں چُپ رہا اور جب خدا تعالیٰ نے بتا دیا اور نہ صرف بتا دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھی بتا دوں تو میں بتا رہا ہوں کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے مجھ پر پوری ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد کیا کہ بتا دوں بلکہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے جو اس پیشگوئی کی صداقت کے لئے بطور دلیل کے ہیں۔ جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ارد گرد ستارے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ان دنوں میں بہت سے لوگوں کو ایسی خوابیں آئی ہیں جن میں اس خواب کا مضمون دہرایا گیا ہے جو میں نے دیکھی تھی۔ چنانچہ میری رؤیا کے بعد ایک دوست ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ میرا نام لے کر کہہ رہا ہے کہ انبیاء و رسل کے ساتھ اس کا نام لیا جائے گا۔ انبیاء و رسل کے ساتھ نام لئے جانے کے وہی معنی ہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مثیل مسیح ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو نبی اور رسول ہیں ان کے ساتھ میرا بھی نام لیا جائے گا۔ اسی طرح ایک اور دوست نے لکھا کہ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ مینار پر کھڑے ہو کر آپ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا اعلان کر رہے ہیں۔ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی الہاموں میں سے الہام ہے۔ اور مینار پر اس الہام کے اعلان کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تبلیغ احمدیت کو میرے ذریعہ سے اور بھی مضبوط کر دے گا۔ چنانچہ جیسے ابھی پہلے بیان بھی ہوا ہے کہ کس طرح مختلف ممالک میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تبلیغ کا کام وسیع پیمانے پر شروع ہوا اور وہی بنیادیں ہیں جن پر آج بھی آگے کام چلتا چلا جا رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19/ فروری 2016ء)

ایک خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پھر آپ فرماتے ہیں کہ "دوسرے مجھے ایک کشف ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی مَیں نے دیکھا تھا وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔ کشفی حالت میں جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتا اس طرح درج ہے کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے"۔ آپ فرماتے ہیں کہ "مَیں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دوسرا نام میرا ہے۔ اس وقت چونکہ میں بچہ تھا اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا نام میں نے سنا ہوا نہیں تھا، صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا کہ ان کا نام محی الدین تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد مَیں ہوں اور حضرت معین الدین چشتی چونکہ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ معین الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں تو میں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد مَیں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔ پس دین کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور دین کی نصرت اور اعانت کرنے والا مَیں ہوں جیسے ماں بچہ جنتی ہے اور دایہ دودھ پلاتی ہے۔" (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 89-90)

پھر تیسرا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ "تیسرا الہام جو مجھے اسی رنگ میں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد۔ وہ یہ ہے کہ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا (سبا:14)۔ کہ اے آل داؤد تم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اِعۡمَلُوۡۤا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور آل داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تھے اور ان کے بیٹے بھی تھے۔"

آپ فرماتے ہیں "مجھے یاد ہے اس وقت یہ الہام اتنے زور سے ہوا کہ کتنی دیر تک مجھ پر اس الہام کے نازل ہونے کی کیفیت تازہ رہی اور یہ الہام اتنا واضح تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت فوت ہو چکے تھے جب میں اپنے بعض ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کر رہا تھا (تو) یکدم میرے ذہن سے آپ کی وفات کا خیال نکل گیا اور مجھے جوش پیدا ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر اس کا ذکر کروں۔" (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”چوتھی شہادت اس رؤیا کی تصدیق (جو رؤیا اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کی دکھائی) میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امّت میں اَور بھی کئی ابراہیم ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں اور آپ کا نام مجھے ابراہیم اَدھم بتایا گیا۔ اَدھم ایک بادشاہ تھے جو بادشاہت کو چھوڑ کر تصوف کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ پس مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اول ابراہیم ادھم ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔“ (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

(خطبہ جمعہ 17/ فروری 2017ء)

اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے فیض سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نام بھی محمود تیرا کام بھی محمود ہے
اس سے ثابت ہے کہ تو ہی مصلح موعود ہے
مجتمع ہیں ذات میں تیری دو گونہ نعمتیں
مصلح موعود ابن مہدیٔ مسعود ہے

(کمپوز ڈبائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡